کے ملوک آئین اور ان کی تنظیم کرنا اسے سکھاؤ۔ جب اس کی مجلس میں قومی سردار آئیں، تو انہیں باعزت جگہ دو۔ جو بھی لمحہ گزرے، اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اس میں اسے کچھ سکھاؤ لیکن اس طرح نہیں کہ یہ اس پر بار ہو اور اس کا ذہن جامد ہو جائے۔ اس سے زیادہ درگزر کرو اس سے اسے فراغت اچھی لگنے لگے گی اور وہ اس سے مانوس ہو جائے گا۔ جہاں تک ممکن ہو اسے اپنے قریب کر کے اور نرمی سے راہِ راست پر رکھو اور اگر یہ دونوں چیزیں کام نہ دیں، تو اس پر سختی کرو"

ابن خلدون لکھتا ہے کہ بچے وعظ و نصیحت سے زیادہ دوسروں کو جو کچھ کرتا دیکھتے ہیں، اس سے سیکھتے ہیں۔ ابن خلدون نے یہ رائے عمرو بن عتبہ کے اس خط سے لی ہے جو اس نے ایک معلم کے نام لکھا تھا۔ عمرو بن عتبہ نے لکھا تھا۔

تمہارا میرے بیٹوں کی اصلاح کی طرف پہلا قدم یہ ہونا چاہیے کہ تم خود اپنے آپ کی اصلاح کرو۔ کیونکہ ان کی آنکھیں تمہاری آنکھ سے مربوط ہیں۔ ان کے نزدیک اچھا وہ ہے، جو تم کرو۔ اور برا وہ ہے، جس کو تم ترک کر دو۔ انہیں اللہ کی کتاب کی تعلیم دو، لیکن اتنی زیادہ نہیں کہ وہ اسے ناپسند کرنے لگیں۔ اور نہ انہیں اللہ کی کتاب کی تعلیم سے اتنا دور رکھو کہ وہ اسے یکسر چھوڑ دیں۔ انہیں اشرف ترین حدیثیں اور پاکیزہ اشعار سناؤ۔ ان کو ایک علم سے دوسرے علم میں اس وقت تک نہ لے جاؤ جب تک وہ پہلے میں پختہ نہ ہو جائیں۔ دل میں بہت سی باتوں کا جمع ہو جانا فہم کو معروف رکھتا ہے۔ انہیں حکماء کے طریقے سکھاؤ اور عورتوں سے باتیں کرنے سے روکو۔ میں نے تمہاری استعداد و قابلیت پر بھروسہ کیا ہے۔ تم میری طرف سے کسی عذر کا خیال نہ کرنا۔

ابن خلدون کے نزدیک تعلیم ایک اجتماعی عمل ہے۔ اس بارے میں وہ کہتا ہے۔ "چونکہ علم و تعلیم ان اجتماعی اعمال میں سے ہے۔ جو انسان کے ساتھ مخصوص ہیں اس لئے ان کا عمل دخل بدویانہ زندگی سے زیادہ شہری زندگی میں ہے۔ کیونکہ ان کی حاجت اس وقت ہوتی ہے، جب

اجتماعی زندگی ترقی کرتی ہے۔

ایک اور بڑے پتے کی بات جو ابن خلدون نے کہی، وہ یہ ہے کہ تعلیم اپنی زبان میں ہونی چاہیے۔ اس سلسلہ میں وہ کہتا ہے کہ "ان الدرس بلغة اجنبية نصف درس" (اجنبی زبان میں درس دینا نصف درس کے برابر ہے)

کسی ایک فن میں مہارت سے مراد یہ نہیں ہوتی کہ اس مہارت کا دائرہ صرف اسی فن تک محدود ہے بلکہ اس فن سے مشابہ جو اور فنون ہوں، ان میں بھی انسان کو دسترس ہو جاتی ہے۔ اس ضمن میں ابن خلدون لکھتا ہے:۔ مثال کے طور پر اگر ایک شخص نے خوش خطی میں مہارت حاصل کی ہے تو جب وہ دیواروں پر نقش و نگار بنانا سیکھے گا تو اس کی یہ خوش خطی کی مہارت ادھر منتقل ہو جائے گی اس طرح اگر ایک شخص حساب میں مہارت رکھتا ہے تو وہ ہندسہ بھی آسانی سے سیکھ سکتا ہے۔

زبان سیکھنے کے متعلق ابن خلدون نے یہ گر بتایا ہے کہ متعلم اس زبان کے فصحاء و بلغاء کے اقوال کثرت سے یاد کرے اور انہیں ازبر کر لے۔ لیکن اس کے بعد وہ یہ رائے دیتا ہے

وعلی الناشی بعد الحفظ ان ینسی ما حفظ

(نوعمر متعلم یہ سب حفظ کرنے کے بعد جو کچھ اس نے حفظ کیا ہو، اسے بھلا دے)

(عربی سے ترجمہ)

حضرت شاہ ابو سعید حسنی رائے بریلوی کے روابط

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے خاندان سے

مراسلات کی روشنی میں

(۲)

از۔ مولانا نسیم احمد فریدی امروہی

بخدمت حقائق و معارف آگاہ فضیلت و کمالات دستگاہ سیدنا سید ابو سعید مد ظلہم اللہ والقاہم ۔ از فقیر ولی اللہ[1] بعد از سلام ملتمس است کہ خط بہجت نمط رسید آنچہ از راہ مہربانی و شفقت کہ در بارۂ ایں فقیر مبذول میدارند عنایات و توجہات ظاہری

---

[1] الشیخ الکبیر ولی اللہ بن عبد الرحیم بن وجیہ الدین العمری الحنفی الپھلتی احد علماء الربانیین و بلاد اللہ العالمین۔

آپ نے اپنے بڑے بھائی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے اخذ علوم (باقی حاشیہ ص ۶۵)

---

* اس مضمون کی پہلی قسط مئی ۶۵ء کے شمارے میں ملاحظہ ہو۔ یہ مضمون ماہنامہ الفرقان لکھنؤ سے شکریہ کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے۔ (مدیر)

باطنی مصروف فرمودند شکر آن بکدام زبان بیان نموده آید۔

حضرت سبحانہ وتعالیٰ ترقیات دارین وکمالات کونین نصیب آن بادل مخلص مرشدانہ گرداند چنانچہ ایں نیاز مند سابق فکر معاش بنات بخشیدند خداوند جل وعلا از جمیع حاجات از دنیا فراغت سابق با خلاص ونجات عنایت فرماید۔ توقع آنست کہ ایں دردکہ بخشی نام حوالہ شدہ است بوضع جریان دادہ شود کہ اینجا با برد مگر پرگنہ کہ باکلفت میسر آمدہ باشد ماہ بماہ بلا دقت بوسعت می آمدہ باشد زیادہ چہ۔ دوم چہ مطلع صاحب بلد بیچ است۔ بخدمت میاں محمد تقی جیو سلام رسد۔ حسب الایمائے خود شکر گذاری بخدمان رفعت نشان مرقوم شد اگر مناسب دانند بگذرانند

ترجمہ — حقائق ومعارف آگاہ، فضیلت وکمالات دستگاہ سیدنا سید ابو سعید صاحب سلمہم اللہ وابقاہم۔ کی خدمت میں فقیر اهل اللہ کی طرف سے بعد از سلام نیاز عرض ہے کہ خط بہت خط پہونچا۔ انداز مہربانی وشفقت۔ جو کہ اس فقیر پر مبذول فرماتے رہتے ہیں۔ جو کچھ ظاہری وباطنی عنایات وتوجہات آپ نے کی ہیں اس کا شکریہ کس زبان سے ادا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی مرضیات میں اپنی جان کو خرچ کرنے والے انسان ہیں

(بقیہ حاشیہ) دہن کیا۔ طب بھی پڑھی اور اس میں کمال حاصل کیا۔ آپ کی کئی تالیفات وتصنیفات ہیں ان میں سے ایک مختصر ہدایۃ الفقہ ہے جو کہ ہدایہ کا انتخاب ہے۔

(۲) مختصر تفسیر قرآن (۳) چہار باب (در فقہ وعقائد) (۴) تکملہ منہیہ (در علم طب)

غالباً ۱۱۹۰ھ میں انتقال ہوا جیسا کہ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے ایک مکتوب محررہ ۱۱۸۸ھ سے واضح ہوتا ہے۔

ماخوذ از نزہۃ الخواطر جلد ۶۔ مزار پھلت ضلع مظفر نگر میں ہے۔ احقر نے زیارت کی ہے۔

ترقیات عطا فرمائے اور استقامت کے ساتھ عافیت نصیب فرمائے
آپ نے جس طرح اس نیازمند کو فکر معاش سے نجات دی اللہ
جل شانہٗ آپ کو بھی دین و دنیا کی تمام حاجات سے بے فکر
فرمائے۔ امید ہے کہ یہ دیکھ کر جو کچھ رقم کے حوالے
کیا گیا ہے اس طرح پر برابر جاری رہے گا کہ اس جگہ (پھلت)
یا کسی دوسرے جگہ میں طلباء کو بلا دقت حاصل ہو جایا
کرے گا۔ زیادہ کیا لکھوں جو بھی آپ کی مرضی ہو
بہتر ہے۔ میاں محمد عتیق صاحب کی خدمت میں سلام
پہنچے۔ آپ کے حسب الارشاد خان رفعت نشان (ابراہیم خلیل خاں)
کو بھی خط شکر گزاری مرقوم کر دیا ہے اگر مناسب
سمجھیں تو (آپ ہی) اس کو محض پہنچا دیں۔

ایک مکتوب گرامی میں حضرت شاہ اہل اللہؒ حضرت رائے بریلوی کو تحریر فرماتے ہیں۔

احوال یومیہ کہ از توجہ وجیہہ صورت گرفتہ است بفضل الٰہی تا حال تحریر جاری است و ایں نیازمند با دیگر کس و کوئے خود رطب اللسان شکر گزاری است اللہ تعالیٰ دیرگاہ سلامت دارد فقیر زادہ محمد مقرب اللہ سلام نیاز می رساند زیادہ چہ نویسد۔

احوال یومیہ جو آپ کی توجہ سے درست ہو گئے ہیں تا دم
تحریر بدستور ٹھیک چل رہے ہیں۔ یہ نیازمند اپنے متعلقین
سمیت آپ کی شکر گزاری میں تر زبان ہے۔ اللہ تعالیٰ
دیر تک آپ کو سلامت رکھے فقیر زادہ محمد مقرب اللہ
سلام کہتا ہے۔ زیادہ کیا لکھوں۔

مکتوب حضرت شاہ اہل اللہ بنام شاہ ابو اللیث حسنی ملقب بہ ابو العیش

فرزند حضرت شاہ ابو سعید حسنی

عزیز القدر سیادت مرتبت سید ابو العیش سلمہ ربہٗ بعد سلام شوق التیام مطالعہ نمایند کہ شوق دیدار ایشان از انتہاء سعادت مندی شان زبانی والد بزرگوار بحد کمال است اللہ جل شانہ تعالی بعافیت طرفین وخیریت جانبین ملاقات مسرت آیات میسر فرماید۔ یقین است کہ باشتغال علوم ظاہری وتحصیل سلوک باطنی از جناب قبلہ گاہ خود کہ مجمع کمالات دارین اند مشغول خواہید بود کہ بزرگ زادۂ خاندان عالیہ را ایں ہر دو چیز ناگزیر است. زیادہ بجز شوق دعا چہ نویسد۔

ترجمہ —— عزیز القدر سیادت مرتبت.....

بعد از سلام شوق مطالعہ کریں کہ مجھے تمہارے دیکھنے کا اشتیاق بحد کمال ہے اس لئے کہ میں نے تمہارے والد بزرگوار کی زبانی تمہاری سعادت مندی کی باتیں سنی ہیں۔ اللہ تعالی طرفین وجانبین کی خیر وعافیت کے ساتھ ملاقات میسر فرمائے۔ یقین ہے کہ تم اپنے والد کی خدمت میں جو کہ مجمع کمالات دارین ہیں۔ اشتغال علوم ظاہری اور تحصیل سلوک باطنی کے اندر مشغول ہوگے اس لئے کہ خاندان عالی کے ایک بزرگ زادے کے لئے یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں زیادہ بجز شوق ودعا اور کیا لکھوں۔

لہ الشریف ابو اللیث بن ابی سعید بن محمد ضیاء بن آیت اللہ بن شیخ علم اللہ النقشبندی البریلوی احد الرجال المعروفین بالفضل والصلاح۔ آپ نے اپنے والد سے علم حاصل کیا اور انہیں سے طریقہ اخذ کیا۔ اور ارشاد وتلقین میں اپنے والد ماجد کے جانشین ہوئے۔ سفر حج میں اپنے والد کے ہمراہ تھے مدراس میں اقامت اختیار کرلی تھی۔ ایک زمانہ تک وہاں رہ کر روحانی فیض پہنچایا۔ اسی علاقے میں انتقال ہوا۔ آپ کی قبر بندرگاہ کوڑیال میں ساحل سمندر پر ہے۔ (نزہۃ الخواطر جلد ۶)
ان مکتوبات اکابر کے جامع آپ ہی ہیں۔ آپ کا لقب ابو العیش تھا۔